شجرہء طریقت کو یاد رکھنے اور روزانہ پڑھنے کے فوائد

سلسلہءصوفیاء میں شجرہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔کیونکہ! یہ ایک ایسی نسبت ہے۔جو آنحضور ﷺ تک لے جاتی ہے۔جو شخص جس بھی سلسلہء عالیہ میں مرید (دستِ بیعت) ہو۔اسے چاہیئے۔کہ! وہ اپنے مرشد و مربی کے سلسلہ طریقت کو زبانی یاد کر لے۔اس کے بعد جب بھی کسی مزار پر جانے کا اتفاق ہو۔وہاں پر فاتحہ مسنونہ پڑھ کر اپنے سلسلہءطریقت کو پیرو مرشد کے نام تک (یعنی اپنے مرشد کے شجرہ طریقت کو) ایک یا تین مرتبہ پڑھ لیا کرے۔تو وہ وہاں سے مستفیض و متفع ہوکر لوٹے گا۔ان شاءاللہ۔کیونکہ! اس شخص کے سلسلہ کے پیرانِ عظام اُس کی روحانی طور پر ضرور معاونت فرمائیں گے۔

توجہ شیخ : شیخ کا اپنی قوتِ ارادی اور قلبی طاقت سے طالبِ صادق (بالخصوص اپنے مرید) کے قلب پر اثر ڈال کر اس کی باطنی حالت میں تبدیلی پیدا کردینا ''**توجہ**'' کہلاتا ہے۔سلوک وحصول معرفت کی منازل میں شیخ ہر سبق کے لئے اپنی خصوصی توجہ کے ذریعے طالب کے لطائف پر فیض القاء کیا کرتا ہے۔اس کو باطنی تصرف یا ہمت بھی کہا جا سکتا ہے۔

توجہ کا ثبوت قرآنِ حکیم اور حدیثِ نبوی ﷺ سے : توجہ کے اس مفہوم کی قرآنِ حکیم اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے تائید ہوتی ہے۔جیسے کہ! حضرت یعقوب نبیؑ کی توجہ اولاد کے لئے اصلاحِ احوال کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوئی۔ **یخل لکم و جہ ابیکم و تکونوا من م بعدہٖ قومًا صا لحین۔**
(ترجمہ) تاکہ! آپ کے باپ کی توجہ آپ ہی کی طرف ہو رہے۔تو اس کے بعد آپ صالحین (نیک اعمال کرنے والے) بن کر رہنا۔(سورہ یوسف۔09)

اذ یوحی ربک الی الملٰئکۃ انی معکم فثبتوا الذین اٰمنوا ۔(ترجمہ) اور یاد کریں آپ وہ وقت۔کہ! جب آپ کا رب فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا۔کہ! میں آپ کے ساتھ ہوں۔پس آپ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھیں۔یعنی ان کی ہمت کو بڑھائیں۔(سورہ انفال۔12)

محکوم ہو سالک تو یہی اس کا ہمہ اوست — خود مردہ و خود مرقد و خود مرگِ مفاجات

بہر حال! ہر طالبِ صادق کے مشاہدات علیحدہ ہوا کرتے ہیں۔یہ تو سمجھانے کے لئے ایک دائرہ ہے۔جو کہ تصوف کی مختلف کتب میں دیا گیا ہے۔

اسی طرح سے وقتِ خاص یا اوقاتِ خاص میں مبتدی سالک پر یادِ باری تعالیٰ کا اس درجہ غلبہ ہوتا ہے۔کہ دوسرے خیالات محو ہو جاتے ہیں۔یہ منجانب اللہ تعالیٰ ایک خاص کشش ہوتی ہے۔جو باعثِ ترقیات مزید ہوتی ہے۔اس حالت کو صفائی مبتدی کہتے ہیں۔جو پہلی قسم ہے صفائی وقت کی۔کیونکہ یہ حالت مبتدیوں پر طاری ہوتی ہے۔اس مقام و مرتبہ کو سالک مجذوب کہتے ہیں۔جب کسی صوفی پر ایسے اوقات آتے ہیں۔کہ! جن میں اس سالک پر تجلیات وارد ہوتی ہیں۔تو اس حالت کو صفائی متوسط کہتے ہیں۔کیونکہ! یہ حالت متوسطین پر طاری ہوتی ہے۔اس مرتبہ کے صوفی کو مجذوب کہتے ہیں۔جب کوئی صوفی واصلِ ذات ہوکر مقامِ تمکین میں پہنچتا ہے۔تو اُس حالت کا نام صفائی منتہی ہے۔اس مقام و مرتبہ کے صوفی کو مجذوب سالک کہتے ہیں۔ طالبانِ راہِ حق کی طبائع میں بہت کچھ اختلاف ہوتا ہے۔اور سب کو ایک ہی طریقہ سے نہیں سمجھایا جا سکتا۔شیخ چونکہ طبیبِ دل ہوا کرتا ہے۔اور ہر مریض کی طبیعت پر نظر کر کے اور نوعیتِ مرض کو دیکھ کر اس کا علاج کرتا ہے۔اور اس کے مناسب حال نسخہ اس کے لئے تجویز کرتا ہے۔اسی لئے سلوک کے طریقے بے تعداد ہیں۔بلکہ! **الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق** ۔اللہ تعالیٰ تک رسائی کے راستوں کی تعداد اتنی ہے۔جتنے کہ تمام مخلوق کے سانس۔(بہر حال) تین طریقے زیادہ عام اور اقرب ہیں۔بطریقِ اخیار۔بطریقِ اصحابِ مجاہدات و ریاضات۔بطریقِ اصحابِ شطاریہ۔

تصوف کے مشہور و معروف سلاسل طریقت میں میرے پیرو مرشد کو خلافت و اجازت کا حاصل ہونا:

میرے پیرو مرشد کو حضرت صوفی سید مسعود علی شاہؒ اور دیگر کچھ صاحبانِ ولایت سے خلافت و اذن حاصل ہے۔اور حضرت صوفی سید مسعود علی شاہؒ کو کئی سلاسلِ طریقت مثل قادریہ، چشتیہ نظامیہ، چشتیہ صابریہ، سہروردیہ، قلندریہ، اویسیہ، وغیرہا میں خلافت و اجازت حاصل ہے۔اپنے معزز پیرو مرشد و ہادی برحق **پیر سید محبوب علی شاہ بانوا قادریؒ** کی جانب سے مجھ ناچیز (ابوالعباد **محمد عبدالرؤف بلوچ** کوئٹہ) کو بھی مذکورہ تمام سلاسلِ طریقت میں (**سید ابو سعید المعروف گلشن شاہ صاحب** کے توسط و توسل سے) خلافت و اذنِ بیعت حاصل ہے۔گوکہ میں (کمترین و ناچیز) بالکل نا اہل و نالائق اور انتہائی گناہ گار شخص ہوں۔تصوف میں کئی سلاسلِ طریقت ہیں۔لیکن فی زمانہ مشہور و معروف ہفت (7) سلاسل یہ ہیں۔قادریہ۔نقشبندیہ۔چشتیہ۔سہروردیہ۔قلندری۔شاذلیہ اور اویسیہ۔ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے۔بلکہ اس بات پر بے جا فخر ہے۔کہ! میرے مرشد و مربی کو مذکورہ سات سلاسل میں سے پانچ اور اس کے علاوہ دیگر کئی سلاسلِ طریقت کی خلافت و اذن حاصل ہے۔ان شجرہ جات کو مَیں نے خود ملاحظہ کیا ہے۔جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔قادریہ غوثیہ محبوبیہ۔قادریہ حسینیہ شطاریہ محبوبیہ۔قادریہ حسینیہ محبوبیہ۔صدیقیہ محبوبیہ۔فاروقیہ قادریہ محبوبیہ۔عثمانیہ قادریہ محبوبیہ۔قادریہ منوریہ محبوبیہ۔شطاریہ محبوبیہ۔فردوسیہ محبوبیہ۔خلوتیہ شطاریہ محبوبیہ۔سہروردیہ شطاریہ محبوبیہ۔ہمدانیہ شطاریہ محبوبیہ۔سہروردیہ زنگر پوشیہ محبوبیہ۔چشتیہ نظامیہ سراجیہ نصیریہ محبوبیہ۔نقشبندیہ محبوبیہ۔مداریہ محبوبیہ۔نقشبندیہ مجددیہ محبوبیہ۔ان سلاسل کے علاوہ دیگر کچھ سلاسل بھی ہیں۔جو تا حال مَیں نہ دیکھ سکا۔بہر حال! یہاں پر کچھ سلاسل کے پیرانِ عظام کے اسمائے گرامی (یعنی شجراتِ مبارکہ) میرے پیرو مرشدؒ سے ہوتے ہوئے مجھ تک یہ ہیں۔

نمبر شمار	سلسلہ ء عالیہ قادریہ محبوبیہ غوثیہ	سلسلہءعالیہ حسینیہ قادریہ شطاریہ	سلسلہ ء عالیہ چشتیہ صابریہ
01	سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ ﷺ	سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ ﷺ	سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ ﷺ

02	سیدعلی المرتضیٰ ؓ	سیدعلی المرتضیٰ ؓ	سیدعلی المرتضیٰ ؓ
03	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	حضرت سیدالشہداء حسین بن علیؓ	حضرت خواجہ حسن بصریؒ
04	حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ	حضرت سیدزین العابدینؒ	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ
05	حضرت خواجہ سلطان داؤدطائیؒ	حضرت محمد باقرؒ	حضرت خواجہ فضیل ابنِ عیاضؒ
06	حضرت خواجہ معروف کرخیؒ	حضرت جعفر صادقؒ	حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادھمؒ
07	حضرت خواجہ سری سقطیؒ	حضرت موسیٰ کاظمؒ	حضرت خواجہ سدیدالدین حذیفہؒ
08	حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ	حضرت علی رضاؒ	حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ ؒ
09	حضرت شیخ ابی بکر شبلیؒ	حضرت معروف کرخیؒ	حضرت خواجہ ممشادعلوی دینوریؒ
10	حضرت خواجہ واحد عزیز یمنیؒ	حضرت سری سقطیؒ	حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ
11	حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی	حضرت جنید بغدادیؒ	حضرت خواجہ سید احمد ابدال چشتیؒ
12	حضرت خواجہ علی ہنکاری مرغشیؒ	حضرت ابوبکر شبلیؒ	حضرت خواجہ ابومحمد زایدؒ
13	حضرت خواجہ ابوسعید مبارک المخز ومیؒ	حضرت عبدالواحد تمیمیؒ	حضرت خواجہ سید ناصر دین یوسفؒ
14	حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	حضرت شیخ ابی الفرح طرطوسیؒ	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ
15	حضرت نوراللہ نورالحق عین اللہ شاہؒ	حضرت خواجہ علی ہنکاریؒ	حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنیؒ
16	حضرت سید عبدالجبار شاہؒ	حضرت ابوسعید المخزومیؒ	حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ
17	حضرت سید حسن شاہ ہوصوفیؒ	حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیریؒ
18	حضرت شیخ موسیٰ ابیراگ شاہؒ	حضرت سید عبدالرزاق قادریؒ	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
19	حضرت سید سیف اللہ شاہؒ	حضرت عبداللہ حسینیؒ	حضرت بابادریدالدین مسعود گنج شکرؒ
20	حضرت خواجہ نہنیان شاہؒ	حضرت ابراہیم حسینی قادریؒ	حضرت خواجہ عالاؤالدین صابر کلیریؒ
21	حضرت خواجہ حلیم شاہ بھنڈاریؒ	حضرت جعفر احمد حسینی قادریؒ	حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی
22	حضرت شیخ قادر اولیاء اللہؒ	حضرت علی حسینی قادریؒ	حضرت خواجہ جلال الدین پانی پتیؒ
23	حضرت سید حاجی قاسم سغری شاہؒ	حضرت محمد قادریؒ	حضرت شیخ احمد عبدالحق رودلویؒ
24	حضرت وہاب شاہؒ	حضرت محمد عبدالغفار قادریؒ	حضرت شیخ محمد عارف احمد شاہؒ
25	حضرت اولیٰ حسین شاہؒ	حضرت محمود قادریؒ	حضرت شیخ محمد رودلوی چشتی صابریؒ
26	حضرت سید مظفر شاہؒ	حضرت عبدالرؤف القادریؒ	حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ
27	حضرت تقی شاہؒ	حضرت عبدالوہاب قادریؒ	حضرت جلال الدینؒ
28	حضرت اولوالیقین شاہؒ	حضرت شاہ قاضن قادریؒ	حضرت نظام الدین بلخیؒ
29	حضرت مقیم شاہؒ	حضرت شاہ ہدایت اللہ صوفی سرمست قادریؒ	حضرت سعید احمدؒ
30	حضرت گلاب علی شاہؒ	حضرت شیخ ظہور حاجی حضور قادریؒ	حضرت شیخ صادق
31	حضرت بسم اللہ شاہؒ	حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری قادریؒ	حضرت شاہ احمد غریبؒ
32	حضرت تبارک اللہ شاہؒ	حضرت شاہ وجیہ الدین قادریؒ	حضرت شیخ اعظم قطب ثانیؒ
33	حضرت فضل معصوم علی (صلے علی شاہؒ)	حضرت شاہ عبداللہ حسینی قادریؒ	حضرت شاہ جمال رہبوئیؒ
34	حضرت سید محمود علی عرف قل ھواللہ شاہؒ	حضرت سید شاہ ہاشم دستگیر حسینی قادریؒ	حضرت شاہ حیات شیخ رہبرؒ
35	حضرت شیخ المشائخ پیر سید محبوب علی شاہؒ	حضرت شاہ برہان الدین حسینی قادریؒ	حضرت شاہ مظہر میرؒ
36	محمد عبدالرؤف القادری (کوئٹہ)	حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی قادریؒ	حضرت شاہ جمال علی شاہؒ
37	---------------------	حضرت شاہ وجیہ الدین ثانی حسینی قادریؒ	حضرت سید پیر مظفر علی شاہؒ
38	---------------------	حضرت شاہ محمد غوث حسینی قادریؒ	حضرت مولوی فتح العلیؒ

39	----------------------	حضرت شاہ عبداللہ ولی حسینی قادریؒ	حضرت پیر شاہ محی الدین چشتیؒ
40	----------------------	حضرت شاہ وجیہ الدین ثالث حسینی قادریؒ	حضرت سید پیر شبیر علی شاہؒ
41	----------------------	حضرت شاہ برہان الدین ثانی حسینی قادریؒ	حضرت سید پیر غلام احمد شاہؒ
42	----------------------	حضرت شاہ حبیب اللہ حسینی قادریؒ	حضرت سید پیر محمد شاہؒ
43	----------------------	حضرت شاہ محمد عبداللہ مسافر صحرائی حسینی قادریؒ	حضرت شیخ المشائخ پیر سید محبوب علی شاہؒ
44	----------------------	حضرت شاہ صوفی مسعود علی حسینی قادریؒ	**محمد عبدالرؤف چشتی صابری (کوئٹہ)**
45	----------------------	حضرت پیر سید محبوب علی شاہ حسینی قادریؒ	----------------------
46	----------------------	**محمد عبدالرؤف شطاری قادری (کوئٹہ)**	----------------------

نمبر شمار	سلسلہء عالیہ سہروردیہ محبوبیہ غوثیہ	سلسلہء عالیہ چشتیہ نظامیہ نصیریہ محبوبیہ	سلسلہء عالیہ نقشبندیہ (مجددی)
01	سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ ﷺ	حضرت سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ ﷺ	سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ ﷺ
02	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ	سید ابوبکر صدیقؓ
03	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	حضرت خواجہ حسن بصری	حضرت سلمان فارسیؓ
04	حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ	حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ
05	حضرت خواجہ داؤد طائیؒ	حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ	حضرت جعفر بن باقرؓ
06	حضرت خواجہ معروف کرخیؒ	حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادھمؒ	حضرت بایزید بسطامیؒ
07	حضرت خواجہ سری سقطیؒ	حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشیؒ	حضرت ابوالحسن خرقانیؒ
08	حضرت سید الطائفہ جنیدِ بغدادیؒ	حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ بصریؒ	حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ
09	حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوریؒ	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوریؒ	حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ
10	حضرت خواجہ احمد اسود دینوریؒ	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ	حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ
11	حضرت خواجہ ابو حفص وجہ الدینؒ	حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتیؒ	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ
12	حضرت خواجہ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردیؒ	حضرت خواجہ ابو محمد چشتیؒ	حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ
13	**حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ**	حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ	حضرت خواجہ عزیز علی رامیتنیؒ
14	حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الدین ملتانیؒ	حضرت خواجہ مودود چشتیؒ	حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ
15	حضرت خواجہ شیخ صدر الدین ملتانیؒ	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنیؒ	حضرت خواجہ سید امیر کلالؒ
16	حضرت خواجہ ابوالفتح شیخ رکن الدین ملتانیؒ	حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ	**حضرت خواجہ خواجگان بہاؤ الدین بخاری نقشبندیؒ**
17	حضرت خواجہ جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ	**حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ**	حضرت خواجہ علاؤ الدین عطارؒ
18	حضرت خواجہ بابا تاج الدینؒ	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی چشتیؒ	حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ
19	حضرت خواجہ رکن الدینؒ	حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر اجودھنی چشتیؒ	حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ
20	حضرت خواجہ شیخ قاضنؒ	**حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی چشتیؒ**	حضرت مولانا محمد زاہدؒ
21	حضرت خواجہ ہدایت اللہ صوفی سرمستؒ	حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی چشتیؒ	حضرت مولانا محمد درویشؒ
22	حضرت خواجہ شیخ ظہور حاجی حضورؒ	حضرت خواجہ شیخ صدر الدین ناگوریؒ	حضرت مولانا خواجگی امکنگیؒ
23	حضرت خواجہ شیخ شاہ محمد غوث گوالیاریؒ	حضرت خواجہ شیخ فتح اللہ چشتیؒ	حضرت خواجہ باقی باللہ بیرنگ دہلویؒ
24	حضرت خواجہ سید وجیہ الدین شاہ گجراتیؒ	حضرت خواجہ شیخ محمد عیسیٰ جونپوریؒ	**حضرت امام مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ**
25	حضرت خواجہ شاہ عبداللہ حسینیؒ	حضرت خواجہ میراں زاہد ولیؒ	حضرت خواجہ محمد معصومؒ
26	حضرت خواجہ سید شاہ ہاشم دستگیر بیجاپوریؒ	حضرت خواجہ شیخ قاضن چشتیؒ	حضرت محمد سیف الدینؒ
27	حضرت خواجہ سید برہان الدین حسینی بیجاپوریؒ	خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست شطاری چشتیؒ	حضرت محمد محسن دہلویؒ
28	حضرت خواجہ سید شاہ مرتضیٰ حسینیؒ	حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور شطاری چشتیؒ	حضرت نور محمد بدایونیؒ

29	حضرت خواجہ سید وجیہ الدین حسینیؒ	حضرت خواجہ شاہ محمد غوث گوالیاری شطاری چشتیؒ	حضرت مظہر جانِ جاناں دہلویؒ
30	حضرت خواجہ شاہ محمد غوثؒ	خواجہ شاہ وجیہہ الدین گجراتی شطاری چشتیؒ	حضرت عبداللہ شاہ دہلویؒ
31	حضرت خواجہ سید شاہ محمد عبداللہ حسینیؒ	حضرت خواجہ سید شاہ عبداللہ حسینی شطاری چشتیؒ	حضرت ابی سعید احمدؒ
32	حضرت خواجہ سید شاہ وجیہ الدین ثالث حسینیؒ	حضرت خواجہ سید شاہ ہاشم پیر دستگیر چشتیؒ	حضرت احمد سعیدؒ
33	حضرت خواجہ سید برہان الدین ثانیؒ	حضرت خواجہ سید شاہ برہان الدین حسینی بیجاپوریؒ	حضرت دوست محمد قندہاریؒ
34	حضرت خواجہ سید شاہ حبیب اللہ حسینیؒ	حضرت خواجہ شاہ مریضی حسینی بیجاپوریؒ	حضرت محمد عثمان دامانیؒ
35	حضرت خواجہ محمد عبداللہ مسافر صحرائیؒ	حضرت خواجہ سید شاہ وجیہہ الدین حسینیؒ	حضرت محمد سراج الدینؒ
36	حضرت صوفی سید مسعود علی شاہؒ	حضرت خواجہ سید شاہ محمد غوث حسینیؒ	حضرت پیر فضل علی شاہؒ
37	حضرت خواجہ پیر سید محبوب علی شاہ بخاریؒ	حضرت خواجہ سید شاہ محمد عبداللہ حسینیؒ	حضرت پیر کرم حسین شاہؒ
38	محمد عبدالرؤف سہروردی (کوئٹہ)	حضرت خواجہ سید شاہ وجیہہ الدین ثالث حسینیؒ	حضرت شیخ المشائخ پیر سید محبوب علی شاہؒ
39	--------------------	حضرت خواجہ سید شاہ محمد برہان الدین حسینیؒ	محمد عبدالرؤف نقشبندی مجددی (کوئٹہ)
40	--------------------	حضرت خواجہ سید شاہ حبیب اللہ حسینیؒ	--------------------
41	--------------------	حضرت خواجہ محمد عبداللہ مسافر صحرائیؒ	--------------------
42	--------------------	حضرت صوفی سید سعود علی شاہؒ	--------------------
43	--------------------	حضرت خواجہ سید شاہ محبوب علی شاہؒ	--------------------
44	--------------------	محمد عبدالرؤف چشتی نظامی (کوئٹہ)	--------------------

چند مشہور شجرۃ جات

شجرہ طریقت قادریہ : حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ ،سیدنا ابوسعید مبارک المخزومیؒ ،سیدنا ابوالحسن القرشیؒ ،سیدنا ابوالفرج الطرطوسیؒ ،سیدنا ابوالفضل عبدالواحد التمیمیؒ ،سیدنا ابوبکر شبلیؒ ،سیدنا معروفِ کرخیؒ ،سیدنا علی بن موسیٰ رضا مشہدیؒ ،سیدنا موسیٰ کاظم بن جعفرؒ ،سیدنا جعفر صادقؒ ، سیدنا محمد باقرؒ ،سیدنا زین العابدین بن حسینؒ ،سیدنا حسین بن علیؓ ،سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب ،سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ۔

شجرہ طریقت قادریہ : حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ ،سیدنا ابوسعید مبارک المخزومیؒ ،سیدنا ابوالحسن الھنکاریؒ ،سیدنا ابوالفرح الطرطوسیؒ ، سیدنا ابوالفضل عبدالواحد التمیمیؒ ،سیدنا ابوبکر شبلیؒ ،سیدنا جنید بغدادیؒ ، سیدنا سری سقطیؒ ، سیدنا معروفِ کرخیؒ ،سیدنا علی بن موسیٰ رضا مشہدیؒ ،سیدنا موسیٰ کاظم بن جعفرؒ ،سیدنا جعفر صادقؒ ، سیدنا محمد باقرؒ ،سیدنا زین العابدین بن حسینؒ ،سیدنا حسین بن علیؓ ،سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب ،سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ۔

شجرۃ طریقت ابنِ عربیؒ : حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ ،سیدنا ابوالسعود ابن شبلیؒ ،حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ ،سیدنا ابوسعید مبارک المخزومیؒ ،سیدنا علی بن احمد الھنکاریؒ ،سیدنا ابوالفرج الطرطوسیؒ ،سیدنا عبدالواحد التمیمیؒ ، سیدنا عبدالعزیز التمیمیؒ ،سیدنا ابوبکر شبلیؒ ،سیدنا جنید بغدادیؒ ، سیدنا سری سقطیؒ ، سیدنا معروفِ کرخیؒ ،سیدنا داؤد طائیؒ ، سیدنا حبیب عجمیؒ ،سیدنا حسن بصریؒ ،سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب ،سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ۔

شجرہ طریقت شاذلیہ : حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلیؒ ،سید عبدالسلام ابن مشیشؒ ،سید عبدالرحمان العطار الزیاتؒ ،(دوسرا شجرہ) سید ابوالحسن شازلیؒ ،سید محمد بن حرازمؒ ،سید محمد بن صالح نیصارنؒ ،(پھر دونو شجرہ یہاں سے ایک ہیں) سید شعیب ابومدینؒ ،حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ ،سیدنا ابوسعید مبارک المخزومیؒ ،سیدنا ابوالحسن القرشیؒ ، سیدنا ابوالفرج الطرطوسیؒ ،سیدنا ابوالفضل عبدالواحد التمیمیؒ ،سیدنا ابوبکر شبلیؒ ،سیدنا معروفِ کرخیؒ ،سیدنا علی بن موسیٰ رضا مشہدیؒ ،سیدنا موسیٰ کاظمؒ ،سیدنا جعفر صادقؒ ،سیدنا محمد باقرؒ ،سیدنا زین العابدین بن حسینؒ ،سیدنا حسین بن علیؓ ،سیدنا علی المرتضیٰ ،سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ۔

شجرہ طریقت دباغیہ : سیدنا عبدالعزیز دباغؒ ،سید عمر بن محمد الھواریؒ ، سید العربی الفشتالیؒ ،سید محمد بن ناصرؒ ،سید احمد بن علی الدرعیؒ ،سید ابوالقاسم الغازیؒ ،سید علی بن عبداللہ الغلائیؒ ،سید احمد بن یوسف الغلائیؒ ،سید احمد بن زروقؒ ،سید احمد الحضرمیؒ ،سید یحیٰ القادریؒ ،سید علی بن وفاؒ ،سید محمد الوفا بحر الصفاؒ ،سید داؤد بن الباخلیؒ ،سید احمد بن عطاء اللہ سکندریؒ ،سید ابوالعباس المرسیؒ ، حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلیؒ ،سید عبدالسلام ابن مشیشؒ ،سید عبدالرحمان العطار الزیاتؒ ،(دوسرا شجرہ) سید ابوالحسن شازلیؒ ،سید محمد بن حرازمؒ ،سید محمد بن صالح نیصارنؒ ،(پھر دونو شجرہ یہاں سے ایک ہیں) سید شعیب ابومدینؒ ،حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ ،سیدنا ابوسعید مبارک المخزومیؒ ،سیدنا ابوالفرج الطرطوسیؒ ، سیدنا ابوالحسن القرشیؒ ، سیدنا ابوالفضل عبدالواحد التمیمیؒ ، سیدنا ابوبکر شبلیؒ ،سیدنا معروفِ کرخیؒ ،سیدنا علی بن موسیٰ رضا مشہدیؒ ،سیدنا موسیٰ کاظم بن جعفرؒ ،سیدنا جعفر صادقؒ ، سیدنا محمد باقرؒ ،سیدنا زین العابدین بن حسینؒ ،سیدنا حسین بن علیؓ ،سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب ،سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ۔

کچھ تو ہوتے ہیں ، محبت میں جنوں کے آثار　　　اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

تصوف کے درجات: تصوف کے چار درجات مقرر و متعین ہیں۔ ☆ شریعت۔ ☆ طریقت۔ ☆ معرفت ☆ حقیقت۔

علمِ باطن مثلِ مسکہ، علمِ ظاہر مثلِ شیر کیسے ہو بے شیر مسکہ، کیسے ہو بے پیرِ پیر

حضرت امام غزالیؒ نے ان چاروں مراتب کو ایک اخروٹ سے اِس طرح سے تعبیر فرماتے ہیں کہ! ☆ شریعت (بمثلِ) پوست (چھلکا) ☆ طریقت (بمثلِ) استخوان ☆ معرفت (بمثلِ) مغز ☆ حقیقت (بمثلِ) روغن یعنی کہ شریعت پوست ہے۔ ☆ طریقت استخوان ہے۔ ☆ معرفت مغز ہے۔ ☆ اور حقیقت روغن ہے۔ اگر پوست نہ ہوتو استخوان کا پیدا ہونا مُحال ہے _ اور جب مغز ہی نہیں تو روغن کُجا۔ تصوف ایک درخت ہے۔ کہ! ☆ جس کی بیخ (جڑ) شریعت ہے۔ ☆ شاخ طریقت ہے۔ ☆ **پھول حقیقت** ہیں۔ ☆ **پھل معرفت** ہیں۔

یقیں دانم دریں عالم کہ **لا معبود اِلَّا ھُوَ** ولا موجود **فی الکونین** ولا مقصود **اِلَّا ھُوَ**
چوں تیغِ لابدست آری بیا تنہا چہ غم داری مجو از غیرِ حق یاری کہ لافتاح **اِلَّا ھُوَ**

حضرت گل حسن شاہ قلندری قادریؒ اپنی کتاب تعلیم غوثیہ میں تصوف کے پانچ اصول وارا کین مقرر و متعین فرمائے ہیں۔

☆ **گرسنگی.** ☆ **خاموشی.** ☆ **بیداری.** ☆ **تنہائی.** ☆ **یادِ الٰھی.**

تصوف کے پانچ ارکان ظاہری ہیں۔ اور پانچ ارکان باطنی۔ بہر حال! ظاہری ارکان یہ ہیں۔

تصوف کے پانچ ظاہری ارکان: ☆ اول: پیران و دینی مصاحبوں اور عاجز لوگوں کی خدمت کا فریضہ سرانجام دینا۔ ☆ دوئم: پیران سے خرقہ ءارادت پہننا۔ ☆ سوئم: تنہائی میں ذکر وفکر کرنا۔ ☆ چہارم: پیرومرشد کی صحبتِ بابرکت میں بغیر اعتراض کئے بے اختیار تربیت حاصل کرنا۔ (یعنی مرید خود کو مرشد کے لئے ایسا بنائے۔ کہ جیسے) **کالمیت بید الغسال**۔ جیسا ایک مردہ نہلا نے والے کے ہاتھ میں ہوتا (جیسے غسال چاہے۔ مردے کو نہلائے) ☆ پنجم: فتوت یعنی سخاوت وبذل وایثار میں پیش قدمی کرنا۔

تصوف کے پانچ ارکان باطنی یہ ھیں۔ ☆ اول: علم یعنی احکامِ شریعت وطریقت کا جاننا۔ ☆ دوئم: اخلاص دل وصدقِ نیت سے عمل کرنا۔ ☆ سوئم: اپنے باطن میں حال پیدا کرنا۔ ☆ چہارم: دل کے مقام میں پہنچنا۔ ☆ پنجم: حق سبحانہٗ تعالٰی کی معرفت حاصل کرنا۔

(لہذا) صوفیاءِ کرام کی متابعت درحقیقت صورتًا اور معنًا، حضرت رسالت مآب ﷺ کی متابعت ہے۔ لہذا طالب راہ حق کو بہرصورت یہ لازم ہے کہ صوفیائے کرام کے احوال واقوال وعقائد کو کماحقہ سمجھے۔ اور اِن کے قدم بہ قدم صراطِ مستقیم پر سلوک ومعرفت کو تمام کرے۔

من کہ بر روئے یار حیرانم طاقتِ وصف او کجا دارم

اوراسی طرح سے دینِ اسلام جس میں ہمارے لئے زندگی کے تمام مسائل کا حل بعین موجود ہے۔ درحقیقت چار حصص پر مشتمل ہے۔

1۔ عقائد۔ 2۔ عبادات۔ 3۔ معاملات۔ 4۔ اخلاقیات۔

عقائد میں ایمانیات، عبادات میں خمس اراکینِ اسلام، **معاملات** میں حقوق (حقوق العباد، معاشرے کے حقوق۔۔) اور اخلاقیات میں تزکیہءنفس، باطن کی اصلاح اور سیرت وکردار کو سنوارنا شامل ہے۔

☆ اللہ تعالٰی قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ! خاص بندگانِ خدا (عبادُ الرحمان) وہ ہیں۔ جو زمینپر جھک کر چلتے ہیں۔ اور جب جاہل انہیں چھیڑیں۔ تو وہ بجائے جواب کے، اِن سے کہہ دیتے ہیں۔ (کہ) اچھا خوش رہو۔ (سورہ رقان۔ آیت نمبر **63**)

☆ آنحضرت رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اہلِ تصوف کی آواز سن کران کی دعوت کو قبول نہ کیا۔ وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک غافلوں میں لکھا گیا۔ آنحضرت رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔ وہ وہ بندہ ہے۔ (کہ) جس کا دل اللہ تعالٰی نے نورِ ایمان سے منور فرمادیا ہے۔ (کشف المحجوب)

تصوف کے آٹھ مقامات:

۱۔ توبہ ۲۔ ورع۔ ۳۔ زھد۔ ۴۔ فقر۔ ۵۔ صبر۔ ۶۔ توکل۔ ۷۔ ایثار۔ ۸۔ رضائے ربانی۔

میری (ناچیز البلوشی کی) نظر میں شاید تصوف یا تعلیم تصوف کی یہ تعریف ہوگی۔ کہ وہ تمام تعلیمات (اقوال وافعال) جو کہ آنخضور سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ (بالخصوص اصحابِ صفہ) کو وقتًا فوقتًا تزکیہ نفس وتصفیہ قلب کے باطنی علوم وفنون ارشاد فرمائے ہیں۔ تصوف کہلاتے ہیں۔ اور بعد میں یہی تعلیمات خلفائے راشدینؓ اور اہلِ بیت اطہارؓ سے ہوتی ہوئی تابعین وتبع تابعین تک پہنچیں۔ جن میں حضرت اویس قرنیؒ، حضرت حسن بصریؒ، خواجہ کمیل بن زیادؒ، مالک بن دینارؒ سے ہوتی ہوئی خواجہ حبیبِ عجمیؒ وفضل بن عیاضؒ اور سُفیان ثوریؒ سے سیدالطائفہ حضرت جنید بغدادی۔۔۔ تا حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچیں۔ یہ تمام تعلیمات ہی تصوف ہیں۔ (یہاں پر چند بزرگوں کے اسماء پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ورنہ تو تابعین وتبع تابعین کی فہرست بہت لمبی ہے۔)

فضا تیری مہ و پروین سے ہے ذرا آگے قدم اُٹھا یہ مقام آسمان سے دور نہیں

تصوف کیا ہے ؟ (تعارف ، تعریف اور توصیف در بیانِ تصوف)

صوفیاء نے اپنے اپنے شوق و وجدان کے مطابق تصوف کی توضیح بیان کی ہے ۔ اگر اِن تمام تعریفوں کو یکجا کر کے اِن کا آخذ و نچوڑ نکالا جائے تو تو بالکل واضح ہو جائے گا کہ تصوف درحقیقت شریعت کے تمام پہلوؤں کا مکمل بیان ہے ۔ چند صوفیاء کے اقوال تصوف کی تعریف و توضیح میں یہاں بطور نمشتہ پیشِ خدمت ہیں ۔ صوفیاء کے ہاں تصوف کے معانی و مفاہیم انہیں کے فرامین اور اظہارِ رائے کو یہاں پر قارئینِ ذی اکرام کی خدمتِ اقدس میں بحصولِ تبریک یہاں پر پیش کیا جا رہا ہے ۔ تا کہ قارئین کی تشنگی کو رفع کیا جا سکے ۔ ان شاء اللہ ۔ جیسا کہ !

☆ حضرت شیخ ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! میں نے ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ۔ تو عرض کی ۔ یا رسول اللہ ﷺ ! تصوف کیا شئے ہے ؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ۔ تصوف دعووں کو ترک کر دینے اور مطالب کو چھپانے کا نام ہے ۔ ☆ حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو تصوف کے جلیل القدر معانی ، اشارات ، لطائف ، مفرد و منفرد الفاظ ، عباراتِ بیان ، بیانِ توحید و رسالت ﷺ ، حقیقتِ معرفت الٰہیہ ، ایمان و ایقان وغیرہ میں خصوصی وارفع مقام حاصل تھا ۔ آپ ؓ کی عاداتِ مبارکہ اتنی عظیم القدر تھیں ۔ کہ صوفیہ کرام کے جس بھی طبقے کا اُن ؓ سے تعلق رہا ۔ وہ اِنہیں مکمل طور پر اپنائے ہوئے ہیں ۔ ☆ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے حضرت کمیل بن زیاد ؓ کو اپنے قلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا ! یہاں ایک (ایسا) علم موجود ہے ۔ کہ کاش مجھے اِس کو سنبھالنے والا مِل جاتا ۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ؒ نے ایک مرتبہ اپنے **قلب** کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ ! ایمان یہاں ہے ۔ ☆ حضرت ابو حفص حداد ؒ (م 265 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف دراصل مکمل ادب ہے ۔ جو ادب کو ضائع کرے وہ قربِ الٰہی اور قبولیت سے دور جا پڑتا ہے ۔ اور بالآخر مردود ہو جاتا ہے ۔ ☆ حضرت پیرانِ پیر شیخ عبد القادر الجیلانی ؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف قلب کی جملہ کدورتوں سے (خود کو) صاف کرنے کا نام ہے ۔ اور صوفی میں یہ آٹھ اوصاف ، جو کہ انبیائے کرامؑ سے وابستہ ہیں ۔ لازماً پائی جانی چاہئیں ۔ تب کہیں (جا کر وہ) صوفی بنتا ہے ۔ (لہذا) حضرت ابراہیم خلیل اللہ ؑ جیسی سخاوت ، حضرت اسحاق ؑ (یا) حضرت اسماعیل ؑ جیسی رضا ، حضرت ایوب ؑ جیسا صبر ، حضرت زکریا ؑ جیسی مناجات ، حضرت یحییٰ جیسی تضرع ، حضرت موسیٰ ؑ جیسی خرقہ پوشی ، حضرت عیسیٰ ؑ جیسی سیاحت و تجرد ، اور آنحضور نبی مکرم ﷺ جیسا فقر ۔ ☆ حضرت معروف کرخی ؒ (م 200 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف دراصل حقیقت کی معرفت حاصل کرنا ہے ۔ دقائق پر گفتگو کرنا اور مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اِس سے نا اُمید ہو کر اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین و بھروسہ رکھنا ۔

☆ حضرت ذو النون مصری ؒ (م 245 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف دراصل یہ ہے کہ تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کو پسند کرنا ۔ اور اِس کے تمام احکامات کے مطابق مستقل رہنا ۔ ☆ حضرت خواجہ سری سقطی ؒ (م 257 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف دراصل معرفت الٰہی کا نام ہے ۔ ☆ حضرت سلطانُ العارفین بایزید بُسطامی ؒ (م 261 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف یہ ہے ۔ کہ اپنے اوپر آسائش (یعنی دنیاوی عیش و عشرت) کا دروازہ بند کر کے مجاہدہ (نفس کے خلاف جہاد) اختیار کیا جائے ۔ ☆ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی ؒ (م 298 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف مستقل مجاہدہ نفس کا نام ہے ۔ ☆ حضرت خواجہ دینوری ؒ (م 299 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف یہ ہے کہ اسرار کو مصفّٰی رکھا جائے ۔ اسرارِ شریعت میں قطعاً مغالطہ نہ رکھا جائے ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہمیشہ راضی رہا جائے ۔ اور لوگوں میں محبت رکھنا تصوف ہے ۔

☆ حضرت ابو الحسن نوری ؒ (م 286 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف نہ رسوم میں ہے ۔ اور نہ فقط علوم میں ہے ۔ بلکہ یہ تو سراسر اخلاق ہے ۔ رسم ہوتا ۔ تو صرف مجاہدہ سے حاصل ہو جاتا ۔ علم ہوتا تو فقط تعلیم سے حاصل ہو جاتا ۔ ☆ بمطابق حضرت خواجہ محمد ابراہیم بن ادہم ؒ (م 303 ھ) تصوف دراصل ، افعال پر ثابت قدم رہنا ، اور نفس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کی مرضی پر چھوڑ دینا ۔ ☆ حضرت احمد بن یحییٰ ابن الجلاء ؒ (م 306 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف ایک حقیقت ہے ۔ اور اِس میں کوئی رسم نہیں ۔ رسم انسان کے لئے ہے ۔ اور حقیقت فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ۔ لہذا دنیا سے منہ پھیر لینا دراصل تصوف ہے ۔

☆ حضرت خواجہ ابو بکر شبلی ؒ (م 334 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ تصوف یہ ہے کہ ! سب کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کا ہو کر رہنا ۔ غیر کے تصور سے بھی دل کو صاف رکھنا ۔ بلکہ یوں سمجھنا کہ غیر کا تو کوئی وجود ہی نہیں ۔ ☆ حضرت ابو محمد مرتعش ؒ (م 338 ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف حسنِ خلق اور رجوعِ الی اللہ ہے ۔ ☆ بمطابق حضرت خواجہ ابو العباس نہاوندی ؒ (م 366 ھ) تصوف دراصل اوامر و نواہی پر صبر کرنے کا نام ہے ۔ ☆ بمطابق حضرت ابو الحسن حصری ؒ (م 391 ھ) تصوف دراصل قلب کو حق کی مخالفت سے بچانا اور تزکیہ نفس کرنے کا نام ہے ۔ ☆ بمطابق حضرت علی بن عُثمان ہجویری ؒ (م 465 ھ) صاحب **کشف المحجوب** تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف دراصل اپنے اخلاق و معاملات کو صاف رکھنا اور ہر صفت صفا کو لازم رکھنے کا نام ہے ۔ کیونکہ صوفی تو **قد افلح من تزکی** (بے شک وہ (خوش نصیب شخص) فلاح کو پہنچ گیا ۔ جس نے پاکیزگی اختیار

کی۔ ☆ بمطابق حضرت عبدالکریم بن ہوازن القشیری ؒ (م 465ھ)! تصوف دراصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی مکمل پابندی کرنے کا حقیقی مظہر ہوتا ہے۔ ☆ بمطابق حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی ؒ (م 632ھ)! تصوف قولاً، فعلاً اور حالاً اتباعِ رسول ﷺ کا نام ہے۔ اگر ہم مذکورہ تمام تعریفات کو یکجا کریں تو بخوبی واضح ہوجائے گا کہ! یہ تمام تعریفیں ہر لحاظ واعتبار سے شریعتِ محمدی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کی مکمل عکاسی کرتی ہیں۔لہٰذا یہ بات عین حقیقت ہے کہ تصوف دراصل شریعت ہی کا دوسرا نام ہے۔ یہ شریعت سے ہٹ کر کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ **صوفی** : صالح، متقی اور متبع شریعت انسان کو صوفی کہا جاتا ہے۔حضرت حسن بصری ؒ (م 110ھ) اور حضرت سفیان ثوری ؒ (م 161ھ) کے عہد میں لفظ ''**صوفی**'' کا استعمال کیا گیا۔سب سے پہلے حضرت ابوہاشم کوفی (م 161ھ) کو صوفی کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ ☆ بمطابق حضرت عبدالکریم بن ہوازن القشیری ؒ (م 465ھ) اور حضرت عبدالرحمان جامی ؒ ! ابوہاشم صوفی سے پہلے بھی بہت سے بزرگانِ دین ہوگزرے تھے۔جو زہد، ورع، توکل، قناعت، تقوی، محبت اور دیگر دینی معاملات میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔لیکن سب سے پہلے لفظ صوفی سے ملقب ہونے والی شخصیت ابوہاشم کوفی (م 161ھ) تھے۔اِن سے پہلے اِس لفظ سے کسی کو موسوم نہیں کیا گیا۔ ☆ بمطابق حضرت شیخ ابوعلی سینا ؒ '' خدا کی معرفت رکھنے والے پاک بندے، کہ جس وقت ان سے جسمانی تعلق کا بار ہلکا کردیا جاتا ہے۔اور وہ دنیاوی مشاغل (کاردنیا) سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔تو ان کی توجہ خاص طور پر عالمِ قدس اور عالم سعادت کی جانب مبذول ہوجاتی ہے۔اور وہ اعلیٰ درجہ کے کمال کے ساتھ موصوف اور بڑے لذت اُٹھانے والے ہوتے ہیں۔اور یہ نہیں کہ جب روح بدن میں ہو۔تو وہ اس لذت سے بالکل محروم رہیں۔ بلکہ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کی فکر میں ڈوبے ہوئے اور جسمی مشغلوں سے اعراض کرنے والے ہیں۔ وہ ان اجسام میں رہ کر بھی لذت سے اتنا ہی حصہ پالیتے ہیں۔جو اُن پر غالب آ کر ان کو جملہ اشیاء سے فارغ کردیتا ہے۔ ☆ حضرت خواجہ غلام علی دہلوی ؒ کے خلیفہ حضرت شیخ رؤف احمد نقشبندی مجددی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! تصوف کا دارومدار (فقط) پانچ باتوں میں مضمر ہے۔ ☆ سالک کی توجہ قلب کی طرف۔ ☆ قلب کی توجہ خالقِ آب وگل کی طرف ہو۔ ☆ سالک ہروقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ ☆ سالک کے قلب میں کوئی خطرہ نہ آئے۔ ☆ **خداوندا! مقصودِ مَن توئی** کا ہروقت تصور وتخیل رکھے رہے۔ مندرجہ بالا پانچ باتوں کی وجہ سے سالک یہ پانچ منافع وفوائد حاصل کرلے گا۔ ☆ ذاکر کے لطائف ذکر کرنے لگیں گے۔ ☆ سالک کو جمعیت حاصل ہوگی۔ ☆ سالک کو توجہ الی اللہ حاصل ہوجائے گی۔ ☆ سالک کے لطائف کی کشش (جذب) ما فوق العرش ہوجائے گی۔ ☆ سالک کے قلب پر حق سبحانہٗ تعالیٰ کے واردات کا نزول ہوگا۔

☆ حضرت ابوعبداللہ حضرمی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! صوفی وہ لوگ ہیں۔کہ جن باتوں کا وہ اللہ تعالیٰ سے عہد کرچکے ہیں۔ سچ کر دکھاتے ہیں۔اور ان کے قلوب ہوا اور غیر کے اندیشوں سے یکسر خالی ہوتے ہیں۔ ☆ حضرت احمد بن سالم بصری ؒ فرماتے ہیں۔صوفی وہ ہے۔کہ! جو زبان میں نرم، حسنِ اخلاق میں بلند، عوام سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والا، نفس کا سخی، عذر قبول کرنے والا اور کم سے کم اعتراض کرنے والا ہو۔ ☆ حضرت ابوبکر کسائی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! جو بسیار باتیں کہنے اور مقبول ہونے کی طلب سے پرہیز کرے۔ ☆ حضرت ابوبکر مزاعی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! تصوف ایک حال ہے۔جس میں انسانی آثار جاتے رہتے ہیں۔ ☆ حضرت ابوبکر واسطی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! جو شخص مرتبہ توحید تک نہیں پہنچا۔دراصل اس کا وجود اللہ تعالیٰ کے وجود میں فانی ہے۔لیکن وہ جانتا نہیں۔اور پھر اس کا پالینا ہی تصوف ہے۔ ☆ حضرت ابنِ ابی سعدان ؒ فرماتے ہیں۔کہ! صوفی وہ ہے۔جو احوال وآثار کی تاثیر وتصرف سے نکل گیا۔ ☆ حضرت ابوسعید اعرابی ؒ فرماتے ہیں۔تصوف جملہ اقسام کے فضولیات کو یکسر ترک کر دینے اور یکانگی کا نام ہے۔ ☆ حضرت ابوالحسین المصری ؒ فرماتے ہیں۔کہ! صوفی اپنے اضطراب میں بے قراری نہیں پکڑتا۔اور اپنے قرار میں قرار نہیں پکڑتا۔ اسی طرح سے آپ ؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔کہ! صوفی وہ ہے۔کہ! عدم کے معدوم ہونے پر موجود نہیں ہوتا۔اور وجود کے بعد معدوم نہیں ہوتا۔ ☆ حضرت ابن خفیف شیرازی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! خدا کا وجود غفلت کے وقت ہو۔ یہ تصوف ہے۔یعنی لوگوں کی غفلت کے اوقات مثل اُن کے سونے، دنیاوی امور میں مگن رہنے یا کھانے پینے کے وقت صوفی اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو ومستغرق ہوتا ہے۔ ☆ حضرت ابوعبداللہ رودباری ؒ فرماتے ہیں۔کہ! تصوف دراصل تکلف کو چھوڑنے اور پاکیزگی کا برتاؤ کرنے اور بڑائی کو دور کرنے کا نام ہے۔ ☆ حضرت ابوالقاسم مقری ؒ فرماتے ہیں۔کہ! تصوف یہ ہے۔کہ! کم ازکم صالحین کے اپنے اور ان کے مشائخین کے حال کی صدقِ قلب سے تصدیق کرو۔ ☆ حضرت ابوالحسین سیروانی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! تصوف خلقت کے ترک اور ہمت کی زیادتی کا نام ہے۔ ☆ حضرت جنید بغدادی ؒ کے تصوف کے فرامین میں سے ایک فرمان یہ بھی ہے۔ کہ! تصوف خلق (یعنی اخلاق حسنہ) ہی کا نام ہے۔جس کا خلق بڑھ کر ہے۔وہ بلاشبہ تصوف میں بھی بڑھ کر ہے۔ ☆ حضرت ابوالقاسم محمد القشیری ؒ فرماتے ہیں۔کہ! صوفی کا حال برسام والے کی طرح ہے۔شروع اس کا بکواس جبکہ آخر اس کا سکون ہے۔پس جب قرار پکڑتا ہے۔تو گونگا ہوجاتا ہے۔

☆ حضرت جنید بغدادی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! صوفیاء کے پانچ اصول ہیں۔ صوم۔ قیامِ شب بغایت عبادت وریاضت۔ اخلاصِ عمل بہ تقرب الی اللہ تعالیٰ۔ رعایتِ اعمال اور کسی رکن میں اللہ تعالیٰ سے غافل رہنا۔ توکل علی اللہ۔

اندھے نکالتے ہیں، چہرے سے میرے نقص
بہروں کو ہے شکوہ، کہ غلط بولتا ہوں میں

یعنی کہ! اگر تصوف کے مدعیان اپنی اپنی حقیقت کو متقدمین کے آئینہ میں ملاحظہ کریں۔تو ایک ہی دم میں خاک سے بر سر افلاک پہنچ جائیں۔ بلکہ اپنی گم شدہ اور گم گشتہ روحِ حیات کی حقیقی میراث کو حاصل کر لیں۔ بہر حال! نچوڑ و مغز تصوف کا اتباعِ سنتِ نبوی ﷺ ہی میں مضمر و پوشیدہ ہے۔ عاقلین کو چاہیئے۔کہ! اپنے علم و عقل کو کسی کونے کھدرے میں رکھ کر آنحضور ﷺ کی مکمل متابعت اختیار کر کے رحمتِ خداوندی و نعمتِ ایزدی کے لئے دست بستہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وانکساری کے التجاء کریں۔تا کہ منظوری ہوسکے۔(لہذا) جب تک سالک کی ذات میں یہ ارکانِ ظاہری و باطنی جمع نہیں ہوتے۔ وہ صوفی نہیں ہوتا۔(یاد رہے۔کہ!) صوفیائے کرام کے نزدیک دنیا کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ تو مشقت کی جگہ ہے۔ جو یہاں پر جتنا کمائے گا۔اس کا اجر و ثواب اُس کو قبر و آخرت میں ملے گا۔ جو یہاں پر محض وقت گذارے۔(Time pass) کرے گا۔وہ آنے والے خطرات سے ضرور مطلع رہے۔اسی ضمن میں ایک مشہور حکایت ہے۔

حکایت : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔کہ! نقل ہے۔کہ! ایک جنگل میں ایک آدمی کے پیچھے ایک شیر چھیڑنے چھاڑنے کے لئے دوڑا۔اس آدمی نے جب اپنے پیچھے ایک شیر کو دوڑتے ملاحظہ کیا۔تو اُس نے بھی ڈر و خوف کی وجہ سے اپنی جان بچانے کے لئے دوڑنا شروع کیا۔ وہ آدمی بہت بھاگا۔لیکن شیر بھی پیچھے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ بالآخر وہ آدمی تھک گیا۔تو بھاگتے ہوئے وہ جائے پناہ تلاش کرنے لگ گیا۔ اُس آدمی کو دفعتاً سامنے ایک ویران کنواں نظر آیا۔جس کے ارد گرد بڑی بڑی جنگلی گھاس اُگی ہوئی تھی۔تو اُس نے گھاس پکڑ کر کنویں میں چھلانگ لگا دی۔اوپر سے شیر اُس کو دیکھ رہا تھا۔کہ جب وہ آدمی نکلے گا۔تو مَیں اُسے لقمہ اَجل بناؤں گا۔ پھر اُس آدمی نے جو کنویں میں نیچے کی طرف دیکھا۔تو وہ ڈر و خوف کے مارے مزید حیران و پریشان ہو گیا۔کہ کنویں کی تہہ میں ایک بہت بڑا اژدہا منہ کھولے بیٹھا ہوا ہے۔کہ کب یہ آدمی کنویں میں گرے۔اور اس کو کھا کر مَیں اپنا پیٹ بھروں۔ اُس وقت اس کو دو خطرات لاحق ہوئے۔اَب وہ سوچنے لگا۔کہ اگر وہ اوپر آتا ہے۔تو شیر سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں۔ اگر نیچے گرتا ہے۔تو سانپ سے بچنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔اُس نے سوچا۔کہ! ان دونوں خطرات سے بچنے کی واحد چیز یہی گھاس ہے۔جس کو اُس نے پکڑ کر ان دونوں خطرات سے جان بچائی ہوئی ہے۔جب اُس نے گھاس کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔تو وہ مزید پریشان ہو کر رہ گیا۔کہ! اُس گھاس کو دو چوہے کاٹ رہے ہیں۔تو اُسے معلوم ہو گیا۔کہ اس صورت میں گھاس کو پکڑنا اور نہ پکڑنا دونوں برابر ہے۔ اسی عالمِ پریشانی میں اچانک اس آدمی کی نظر کنویں کی دیوار پر پڑی۔تو اسے نظر آیا۔اس میں شہد کا ایک چھتہ لگا ہوا ہے۔ وہ شخص ان تینوں خطرات کو چند لمحات کے لئے بھول کر شہد چاٹنے میں محو ہو گیا۔ (اس آدمی کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔ یہ قارئین خود سوچ کر بتا سکتے ہیں)

بہر حال! اس حکایت میں شیر بمثل ''موت'' ہے۔ **کل نفس ذائقة الموت** ۔(ہر ذی روح نے بالآخر موت کا مزہ ضرور چکھنا ہے) سانپ بمثل ''قبر'' ہے۔**ثم اماته فاقبره** ۔پھر اس کو موت دی۔پھر اس کو قبر دی۔گھاس کا مطلب انسان کی عمر ہے۔**من یرد الٰی ارذل العمر** ۔۔۔بعض ناکارہ عمر کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں۔اور چوہے سے مراد ''دن ورات'' (یعنی زندگی کے لمحات) ہیں۔ جو عمر کے رشتے کو کاٹ رہے ہیں۔یعنی کہ مشیت الٰہی سے گزرتے ہی چلے جا رہے ہیں۔اور شہد سے مراد ''دنیا'' ہے۔کہ اس کے حاصل کرنے میں آدمی باوجود یکہ موت آنے کا قوی یقین رکھتا ہے۔سب چیزوں کو بھول جاتا ہے۔اپنی عاقبت و آخرت کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ آخرت کو بھلا کر دنیا خرید لیتا ہے۔**الذین اشتروا الحیوة الدنیا بالآخرة** ۔جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی۔(لہذا) عقل مند تو انجام سے پہلے اچھے نتائج کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ چاہیئے۔کہ! عاقل شخص ہر وقت یاد رکھے کہ! ہر سانس اور ہر لمحہ کے ساتھ ایک عظیم خطرہ لاحق ہے۔اور گزرتے لمحات دوبارہ کبھی میسر نہیں آئیں گے۔لہذا ہر سانس و ہر لمحہ کو قیمتی سمجھ کر سنتِ نبوی ﷺ کے عین مطابق ڈھال کر زندگی بسر کی جائے۔تا کہ دنیا و آخرت دونوں میں مشکلات و مصائب کم سے کم ہوں۔اور عاقبت و آخرت بھی احسن ہو سکے۔ان شاء اللہ۔

☆ **نگہداشتِ لقمہ** : سالک بلکہ ہر مسلمان کو چاہیئے۔کہ! حلال و طیب لقمہ خود بھی کھائے اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی کھلائے۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔کہ! **یا یھا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا** ۔اے لوگو! جو حلال پاکیزہ چیزیں زمین میں ہیں۔وہ کھاؤ۔(سورہ بقرہ۔168) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ! عبادت کے دس اجزاء ہیں۔نو اجزاء رزقِ حلال کی تلاش کرنا ہے۔اور باقی تمام عبادات ایک جزو ہیں۔(حدیث نبوی ﷺ) رزقِ حلال یہ ہے۔کہ! اسے کماتے وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔جبکہ طیب یہ ہے۔کہ! اسے کھاتے وقت طاعت و عبادت بجالانے کی قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھایا جائے۔یاد رہے۔کہ! جب رزق حلال و طیب نہ ہو تو فضول خرچی سے اجتناب کرے۔ (بقول شاعر)

گرچہ خدا گفت **کلوا واشربوا** — از پے آں گفت **ولا تسرفوا**

لقمہ حلال کھانے سے پہلے تسمیہ (**بسم اللہ**۔۔۔) ضرور پڑھنی چاہیئے۔جب بھی کچھ کھائے۔تو ذکر الٰہی (یعنی کہ حضور و آگاہی) سے کھائے۔اگر غفلت سے کھائے۔تو ایسے ہے۔جیسے وہ ذبیحہ کو بغیر **بسم اللہ**۔۔۔کھا رہا ہے۔(ارشادِ رحمانی ہے۔کہ!) **ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ** ۔(ترجمہ) اور نہ کھاؤ اس سے جو نہیں لیا گیا اللہ تعالیٰ کا نام اس پر۔(سورہ انعام۔121) اس آیت کا ظاہری تقاضا یہی ہے۔لہذا جب بھی کھائے تو غافلین کا ہم پیالہ و ہم نوالہ ہو کر نہ کھائے۔(بہر حال) خوش قسمت ہیں وہ لوگ، کہ جن کو حلال رزق میسر ہو رہا ہے۔کھانا پکانے والا بحالت وضو ہو۔اور کھانا پکانے کے دوران پکانے والا ذکر الٰہی میں محو و مشغول ہو۔تا کہ کھانا غفلت اور ظلمت کا سبب نہ بنے۔اسی ضمن میں ایک حکایت ہے۔کہ! ایک روز حضرت خضر نبیؑ عارف ربانی حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ کے ہاں تشریف لائے۔ دستر خوان بچھایا گیا۔مگر حضرت خضرؑ نے کھانا تناول نہ فرمایا۔اور فرمانے لگے۔کہ! جس نے آٹا گوندھا ہے۔وہ بے طہارت تھا۔لہذا یہ لقمہ ہمارے کھانے کے قابل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حلال اور طیب رزق عطا فرمائے۔ آمین۔

لفظ صوفی کی اصل :

پھلاں دا توں عطر بنا ، عطراں دا فر کڈھ دریا دریا وچ فر رج کے نہا ، مچھلیاں وانگوں تاریاں لا
فر وی تیری بو نہیں مکدی ، پہلے اپنی میں نوں مکا

فقر اور رِند کی یہ حقیقت صوفی کے حال کا وصفِ خاص ہے ۔ اِس ضمن میں صاحبِ **کشف المحجوب** فرماتے ہیں ۔ کہ ! لوگوں نے اِسم صوفی کی تحقیق میں بہت کچھ کہا ہے ۔ اور کئی کتابیں بھی لکھی ہیں ۔ اِنہیں میں سے بعض لوگوں کا خیال ہے ۔ کہ صوفی کو در حقیقت اِس لئے صوفی کہا جاتا ہے ۔ کہ وہ صوف کا کپڑا پہنتا ہے ۔ جبکہ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے ۔ کہ ! اِنہیں صوفی اِس لئے کہا جاتا ہے ۔ کیونکہ صوفیائے کرام دراصل اصحابِ صُفہ سے گہری نسبت رکھتے ہیں ۔ جبکہ ایک اور گروہ کا یہ کہنا ہے ۔ کہ لفظ صوفی در حقیقت صف سے مُشتق ہے ۔ بہر حال !

☆ ہر شخص نے لفظ صوفی کے معانی و مفاہیم اور لطائف و معارف اپنی اپنی تحقیق و جستجو کے مطابق بیان فرمائے ہیں ۔لیکن لغت کے مطابق معنی بعید ہیں آگے چل کر صاحبِ مرآۃُ الاسرار اپنی رائے کے مطابق فرماتے ہیں ۔ کہ !) پس صوفی کا لفظ '' صفا '' سے مشتق ہونا سب سے زیادہ محمود، مستحسن اور محمود قرار پایا ہے ۔ کیونکہ اصحابِ صفہ بھی اہلِ صفا میں سے تھے ۔ جب اِس طبقہ کے لوگوں نے اسلامی تعلیمات کے عین مطابق اپنے اخلاق و اعمال درست کر لئے ۔ اور اپنی ظاہری و باطنی کدورات و برائیوں سے مکمل نجات پائی ۔ تب جا کر اپنی پاکیزہ اوصاف کی وجہ سے صوفی کہلانے لگے ۔ اور جاننا چاہیئے کہ صفا کے لئے ایک اصل (جڑ) ہے ۔ جبکہ ایک فرع (شاخ) ۔ بہر حال صفا کی جڑ اپنے قلب سے غیر اللہ کو بالکل منقطع کرنا ہے ۔ جبکہ اِس کی شاخ یہ ہے ۔ کہ دنیائے غدار کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بالکل ترک کر دیا جائے ۔ لہذا جو کوئی اِن دونوں صفات (اصل ۔ فرع) کو دائماً اپنا لیتا ہے ۔ وہ مقامِ دوستی تک پہنچ جاتا ہے ۔ اور ولی اللہ ۔ خلیل اللہ ۔ حبیب اللہ ۔ ۔ ۔ بن جاتا ہے ۔ لفظ صوفی کے متعلق چند اولیائے کرام کے اقوالِ زریں بطور نمشتہ خیر و برکت یہاں پر پیش کئے جا رہے ہیں ۔

☆ بقول حضرت سید علی ہجویری المعروف حضور داتا صاحب ؒ ! کاملانِ ولایت کا نام صوفی ہے ۔ اِسی لئے اولیائے محققین کو اِسی نام (یعنی صوفی) سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ ☆ حضرت سید محمد باقر بن حسین بن علی صاحب ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف خوش گوئی کو کہتے ہیں ۔ جو زیادہ خوش گو ہوتا ہے ۔ وہی زیادہ صوفی ہوتا ہے ۔ جبکہ خوش گوئی دو اقسام پر منقسم ہے ۔ اول حق تعالیٰ کے ساتھ خوش گوئی ۔ دوئم خلق خدا کے ساتھ خوش گوئی ۔ حق تعالیٰ کے ساتھ خوش گوئی یا نیک خوئی یہ ہے ۔ کہ رب متعال کی ہر قضا کے ساتھ کامل رضا اختیار کی جائے ۔ جبکہ خلقِ خدا کے ساتھ خوش گوئی یا نیک خوئی یہ ہے ۔ کہ حق تعالیٰ کی خاطر خلقِ خدا کی محبت کا بوجھ برداشت کرے ۔ اور یہ دونوں صفات مشاہدہ وحدانیت کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہیں ۔ ☆ حضرت ابوالحفص صاحب پشاوری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! **تصوف سراپا ادب ہے ۔ کیونکہ ہر وقت ، ہر مقام ، ہر حالت اور ہر کیفیت میں اَدب کو ملحوظِ خاطر رکھنا اَز حد لازمی ہے ۔** جو بھی شخص اِن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتا ہے ۔ وہ لازمی طور پر مردانگی کے عظیم ترین درجہ پر پہنچ جائے گا ۔ مگر جو کوئی آداب کو ضائع کرتا ہے ۔ وہ قربِ حق سے بعید رہتا ہے ۔ اور قبولِ حق سے مردود ہو جاتا ہے ۔ ☆ حضرت ابوالحسن نوری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! تصوف اخلاق کا نام ہے ۔ یہ رسوم و علوم کا مجموعہ نہیں ہے ۔ ☆ حضرت ابوالحسن نوری ؒ صوفی کے متعلق فرماتے ہیں ۔ کہ ! صوفی وہ ہوتا ہے ۔ جو ہر دل پسند چیز کو چھوڑ دے ۔

☆ خواجہ ابو بکر شبلی فرماتے ہیں ۔ کہ ! صوفی دراصل وہ ہستی ہے ۔ جو دونوں جہانوں میں سوائے حق تعالیٰ کے کچھ نہیں دیکھتا ۔ ☆ بقول حضرت بشر بن حارث محاسبی ؒ ! صوفی وہ ہوتا ہے ۔ جس کا قلب اللہ تعالیٰ کے لئے ہر کوتاہی سے مبراء و پاک ہو ۔ ☆ حضرت بندار بن حسین ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! صوفی ایسا شخص ہوتا ہے ۔ جسے حق تعالیٰ اپنا بنا لیتا ہے ۔ اسی لئے اُسے (ظاہری و باطنی طور پر) مصفا و پاکیزہ کر دیتا ہے ۔ اسے اپنی مرضی کے کام نہیں کرنے دیتا ۔ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ ایسا کوئی بھی شخص خواہ مخواہ صوفی بن جائے ۔ یا صوفی بننے کا ڈھونگ رچاتا پھرے ۔ ☆

بقول حضرت ابو علی رود باری ! جو اندرونی صفائی کے بعد گودڑی پہنے ۔ خواہش (نفسانی ، شہوانی یا نسوانی ۔ ۔ ۔) پیدا ہونے پر ایسے زور سے دبائے رکھے ۔ کہ دنیا کو قطعی طور پر بُھلا دے ۔ اور سیدنا مصطفیٰ ﷺ کے بتائے گئے راستے پر چلے ۔ وہ حقیقی صوفی ہوتا ہے ۔ ☆ حضرت سہل بن عبداللہ تستری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! جو کھوٹ سے بچا ہوا ہو ۔ اور گہرے تدبر و تفکر میں مستغرق و محو رہتا ہو ۔ صرف اللہ تعالیٰ سے لَو لگائے رکھے ۔ ایسے شخص کے نزدیک سونا اور مٹی کا ڈھیلا دونوں ایک ہی حیثیت کے حامل ہوں ۔

ابھی تو راکھ ہوئے ، تیرے فراق میں ہم ابھی ہمارے بکھرنے کا کھیل باقی ہے

☆ بقول حضرت جنید بغدادی ؒ ! قلب کو لوگوں کی مرضی کے امور سے بعید رکھنا ۔ طبیعت کی عام عادتوں سے الگ تھلگ رہنا ۔ حیوانی عادتوں کو ختم کرنا ۔ نفسانی خواہشات سے دور رہنا ۔ اپنے آپ میں روحانی خصائل پیدا کرنا ۔ حقیقی علوم (قرآنی علوم) سے مکمل تعلق رکھنا ۔ ہمیشہ سراہے جانے والے (لوگوں کی بھلائی والے) کام کرنا ۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر مکمل طور پر عمل کرنا ۔ آنحضور ﷺ کی لائی گئی شریعت کے احکامات پر مکمل چلنا ہی دراصل تصوف ہے ۔

☆ (بقول حضرت عبدالوہاب الشعرانی) ! علمِ تصوف دراصل اُس علم سے عبارت ہے ۔ جو کہ فی الحقیقت اولیائے عظام کے قلوب پر جلوہ گر ہوا ۔ جبکہ وہ کتاب و سنت (یعنی قرآنِ حکیم اور سنتِ نبوی ﷺ) پر عمل کرنے کی بدولت منور ہوئے ۔ تو جس نے بھی کتاب و سنت پر عمل کیا ۔ اِس کے لئے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے ایسے علوم و فنون ، آداب و اسرار اور حقائق و معارف کا انکشاف ہوا ۔ کہ زبانیں اِن کے بیان سے یکسر عاجز و

گونگ ہیں۔جیسا کہ علمائے شریعت (علمائے حق) پر احکام منکشف ہوا کرتے ہیں۔جبکہ وہ اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔پس تصوف تو صرف احکامِ شریعت پر کسی کسی بندہ خدا کے عمل کا مکھن ہے۔جبکہ اِس کا عمل کوتاہیوں اور نفسانی خواہشات سے مبراء و پاکیزہ ہو۔جس طرح کہ علمِ معانی اور بیان اصل میں علم نحو کا مکھن ہے۔تو جس نے علمِ تصوف کو (علوم دینیہ کا) ایک مستقل علم قرار دیا۔اس نے سچ کہا۔اِسی طرح سے جس نے علم معانی اور بیان کو مستقل علم کہا۔تو یقیناً اُس نے بھی سچ کہا۔لیکن جس نے علمِ نحو میں سے ہی قرار دیا۔وہ بھی درست ہے۔لیکن اِس ذوق پر کہ علم تصوف عین شریعت سے ہی نکلتا ہے۔وہی شخص جھانک سکتا ہے۔جو علمِ شریعت کا ایسا فاضل متبحر ہو۔کہ علم کی انتہا تک پہنچ چکا ہو۔

خِرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل   دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

تخمِ تصوف : اللہ تعالیٰ کی زمین میں ہزاروں برس سے نمودار نظر آتا ہے۔جیسے دنیا کی آبادی میں فارس کو سب پر تقدم حاصل ہے۔اسی طرح تصوف کی نشو نما بھی سب سے پہلے یہیں پر پائی جاتی ہے۔مختلف مذاہب کی کتب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔کہ! اس درختِ طوبیٰ (یعنی بابِ تصوف) کا بیج حکمائے اشراقین نے بویا۔اس بیج کو حکمائے مشائخین نے سینچا۔سلطنتِ فارس میں اس کی نشو نما ہوئی۔مصر و یونان کی آبیاری نے شاخ و برگ پیدا کیئے۔برصغیر کی بادِ نسیم نے گل شگفتہ کر کے بو باس پیدا کی۔شریعتِ اسلام نے اس کی خوشبو سونگھی۔متکلمین نے بہار دیکھی۔صوفیوں نے اس کا پھل کھایا۔ سچ تو یہ ہے۔کہ!

تصوف حکیم بن کر آیا۔فقیر ہو کر رہا۔لیکن شہنشاہی جیسی شان و رفعت وعظمت حاصل کر کے گیا۔

یہ اکابرین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے عظیم مقامات پر فائز المرام ہوئے ہیں۔یہی لوگ عظیم تصرفات کے سلسلے میں عجیب شان کے حامل اور مالک تھے۔(یہاں پر یہ کمترین (البلوشی) توجہ وتصرفِ شیخ کے حوالے سے شواہد پیش کرتا ہے۔تاکہ فہم میں ادراک حاصل ہو سکے)

رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات   ہر چند کہ مشہور نہیں ،ان کے کرامات

حالتِ ایمان میں صبح کرنا : (بقول حضرت سیدنا علی ہجویریؒ در کتاب کشف المحجوب)

چنانچہ اِسی ضمن میں حضرت حارثہ بن زیدؓ کا ایک واقعہ ہے۔جب آپؓ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔تو آنحضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے حارثہؓ ! آج تُم نے کیسے صبح کی؟ حضرت حارثہ بن زیدؓ نے عرض کیا۔حضور ﷺ ! میں نے آج سچے مومن کی حالت میں (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی۔حضور ﷺ نے فرمایا۔غور کرو۔کیا کہہ رہے ہو؟ یاد رکھو۔ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔اور ہر چیز پر ایک دلیل۔تیرے اس دعوے کی کیا حقیقت ہے؟ اور تیرے ایمان کی کیا دلیل؟ حضرت حارثہ بن زیدؓ نے عرض کیا۔حضور ﷺ ! مَیں نے اپنی جان کو دنیا سے علیحدہ کر لیا۔اور اپنا منہ دنیا سے موڑ لیا۔اَب میری نظر میں دنیا کا پتھر، سونا، چاندی، کنکر، کوڑا سب یکساں ہیں۔اور جب مَیں دنیا و مافیہا سے آزاد ہو چکا۔تو مقامِ اقصیٰ یعنی درجہ انتہائی پر پہنچ گیا۔حتیٰ کہ آج مَیں نے انہار کی شکم پری اور شب بیداری میں مجھے گویا میں رب العلیٰ کے عرشِ بریں کا مشاہدہ بلا حجاب کر رہا ہوں۔اور گویا کہ میں اہل، جنت کو دیکھ رہا ہوں۔اور وہ سیر وتفریح میں ہیں۔اور گویا کہ میں جہنمیوں کو دیکھ رہا ہوں۔کہ وہ تڑپ رہے ہیں۔ (ایک اور روایت میں ہے۔) آنکھ پھاڑ پھاڑ کر جہنم میں دیکھ رہے ہیں۔(تو) حضور ﷺ نے (تصدیق فرماتے ہوئے) فرمایا۔جان لیا تُو نے۔اَب اس منصب کی محافظت کرو۔اس لئے کہ بس اس کے سوا اورعرفان (مخلوق کو حاصل نہیں) اولیاء اللہ کو اسی منصب ونام سے پکارتے ہیں۔اور اِسی حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں، امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں، امام شیبہؒ نے المصنف میں اور عبد بن حمیدؒ نے اپنی مسند میں اس طرح سے بیان کیا ہے۔کہ! حضرت حارث بن مالکؓ سے مروی ہے۔کہ! ایک مرتبہ وہ آنحضور نبی مکرم ﷺ کے پاس سے گزرے۔تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا۔کہ! اے حارثؓ ! تُو نے کیسے صبح کی؟ (تو) انہوں نے عرض کیا۔مَیں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی۔حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔(کہ) یقیناً ہر ایک شئے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے۔سو تمھارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ (یارسول اللہ ﷺ) میرا نفس دنیا سے بے رُغبت ہو گیا ہے۔اور اسی وجہ سے (مَیں) اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدارِ الٰہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں۔اور (میری) حالت یہ ہے۔گویا مَیں اپنے رَب کے عرش کو سامنے ظاہراً دیکھ رہا ہوں۔اور اہلِ جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔اے حارثؓ ! تُو نے (واقعتاً حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا ہے۔اَب (اس سے) چمٹ جا۔یہ کلمہ مبارک آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔(بلکہ) اور یہی روایت حضرت انس بن مالکؓ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے۔کہ! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔تُو نے حقیقتِ ایمان کو پا لیا۔پس اسی حالت کو (اَب دائماً) قائم رکھنا۔جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا۔(قرآنِ کریم میں ہے۔کہ!) اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **208**)

آنسوؤں کا وزن : حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! (بروزِ قیامت) تمام اعمال کا وزن کیا جائے گا۔سوائے ان آنسوؤں کے، کہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنکھوں سے گر گئے۔اِن کا (قطعاً کوئی) وزن ہی نہیں۔اور انہیں تولا ہی نہیں جا سکتا۔اگر چہ سمندروں کے برابر بھی آگ ہو۔تو آنسو اسے بجھانے کے لئے کافی ہیں۔ (ابن ابی الدنیاؒ)